رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

خاتم النبیین مہر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

نمبر ۲۵۱	مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ سر فضل حسین میموریل فنڈ لائبریری کے سنگ بنیاد کی تقریب پر لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد سلمہ اللہ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ میں بہت بیمار ہیں۔ نیز میاں ادریس احمد ابن صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بعارضہ اسہال و بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ سلسلہ احمدیہ کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّد الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و برکات

حسنِ رُوئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب۔ خاکِ کوئے او بہ از صد نافۂ مشک تتار

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دُنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی اسلئے خدا نے جو اسکے دل کے راز کا واقف تھا۔ اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اس کو دیں۔ وُہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وُہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وُہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وُہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریکِ جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؛

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؛

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؛

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ آیندہ قربانیوں کی توفیق دے ؛

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؛

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؛

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے اس کی اعانت یقیناً ترقیٔ درجات کا موجب ہوگی ؛

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؛

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اسکو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؛

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؛

خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

ذکرِ حبیب

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۳۳۔ عقلمندی کی نشانی

مارچ ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے ذوالفقار علی خان صاحب جو اس وقت ریاست رامپور میں ملازم تھے۔ وہاں کے نواب سر سید حامد علی خان صاحب مرحوم کی طرف سے ایک اخلاص نامہ مشتمل بر درخواست دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لائے۔ حضور نے اس کا جواب جو لکھا اس کی نقل میرے پاس محفوظ ہے اس میں سے کچھ اقتباس ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

"دنیا بہت تلخیوں کا مقام اور ناگہانی مصیبتوں کی جگہ ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ اس کا انجام کیا ہے۔ اس لئے پوشیدہ آفات کو زیر نظر رکھ کر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ رکھنا اور اس سے ڈرتے رہنا عقلمندی کی نشانی ہے مجھے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ بات حاصل ہے۔ کہ وہ ہر ایک کی نسبت پوشیدہ حالات کی خبر دے دیتا ہے۔ مگر بعض اوقات مصلحتِ وقت اجازت نہیں دیتی۔ کہ اطلاع دی جائے۔ اکثر اوقات دعائیں تو قبول ہو جاتی ہیں۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے جو نہائت درجہ اخلاص اور محبت رکھتے ہیں۔ اور اپنے صدق اور ارادت کو انتہا تک پہونچا دیتے ہیں۔ مگر بعض مبرم تقدیریں بھی ہوتی ہیں بہر حال بکثرت دعا کرانا آپ کے لئے بہتر ہے میں تو آپ کو کسی طرح مل نہیں سکتا۔ اگر آپ خود ہمت کریں۔ تو آپ کی سعادت ہے" ؛

مفتی محمد صادق قادیان ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاندین کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام

اسلامی جنگوں کے زریں اصول کا ایک اجمالی نقشہ

شفقت علیٰ خلق اللہ کا لطیف مادہ

اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے قلوب میں شفقت علےٰ خلق اللہ کا ایک لطیف مادہ ودیعت کیا ہے۔ جس کے ماتحت ہر شخص اپنے بزرگوں اور عزیزوں سے حُسن سلوک کے ساتھ پیش آتا۔ اور اُن کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ لیکن اس دوستی اور محبت کے تعلق کے علاوہ انسان کا ایک تعلق دشمن سے بھی ہوتا ہے۔ اور یہی تعلق ایسا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ اپنے اندر کہاں تک شفقت علےٰ خلق اللہ کا مادہ رکھتا ہے اور چونکہ مذہب تعلق باللہ اور شفقت علےٰ خلق اللہ کی تکمیل کے لئے ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے درحقیقت وُہی مذہب تمام دُنیا کی اصلاح کے قابل سمجھا جاسکتا ہے۔ جو دُشمنوں کے متعلق بھی ایسی تعلیم دے۔ جو شفقت اور محبت سے لبریز ہو۔ اور جس میں شر اور فساد کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اس اصل کے ماتحت اگر اسلامی تعلیم پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خصوص میں اسلام ہی تمام مذاہب عالم پر فوقیت رکھتا ہے ؛

دینی اور دُنیوی عداوت

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام دشمنی اور عداوت کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے ایک دینی اور ایک دُنیاوی۔ دینی عداوت سے مراد وُہ دشمنی ہے جس کا باعث مذہبی اختلاف ہو۔ اور دُنیوی عداوت سے مراد وہ دشمنی ہے جس کا باعث کوئی دُنیاوی جھگڑا ہو۔ عداوتوں کے اس اختلاف کی وجہ سے اسلام نے احکام بھی مختلف دیئے ہیں ؛

وُہ عداوت جس کا باعث کوئی دُنیاوی جھگڑا ہو۔ اسلام نے اسے دو قسموں میں منقسم کیا ہے۔ ایک وُہ جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اور ایک وہ جس کا تعلق اعمال کے ساتھ ہے جس عداوت کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اس کے متعلق اسلام یہ حکم دیتا ہے۔ کہ تم ہرگز کسی شخص کا بغض اپنے دل میں نہ رکھو حتیٰ کہ اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے۔ تو اس سے قطع کلامی نہ کرو۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین دن سے زیادہ کسی شخص سے کلام ترک کرنا منع ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ جو شخص کسی سے جھگڑا ہو جانے پر سب سے پہلے اس سے صلح کرتا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے رحم کا بہت زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ غرض قلبی عداوت سے اسلام قطعی طور پر روکتا ہے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ وُہ خطرناک فساد ہوتے ہیں۔ جو نسلاً بعد نسلٍ چلے جاتے ہیں ؛

وُہ عداوت جو اعمال سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی ذہنی اور خیالی عداوت نہ ہو بلکہ عملی طور پر بھی ہو۔ اس کے متعلق اسلام کہتا ہے۔ کہ :۔

(۱) دل میں بغض تو ایسے شخص کے متعلق بھی نہ رکھو۔ کیونکہ کینہ رکھنا بہرحال ممنوع ہے۔

(۲) ہاں اگر دشمن کی عملی شرارت کا بدلہ لو۔ تو اس کے متعلق دو حکم ہیں ؛

الف۔ اگر عفو کا موقعہ ہو۔ تو معاف کردو۔

ب۔ اگر سزا دو۔ تو اسی قدر جتنا قصور ہو۔ یہ امر جزاء سیئۃٍ سیئۃٌ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علے اللہ میں بیان کیا گیا ہے۔

عفو کی وجہ اللہ تعالےٰ نے ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہٗ عداوۃ کانہٗ ولیٌ حمیم میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اگر ان کے قصور درگذر کیا جائے۔ تو وُہ اپنے کئے پر سخت پشیمان ہوتی ہیں۔ اور بجائے دشمن کے دوست بن جاتی ہیں۔ یہ تعلیم جوہر لحاظ سے کامل ہے۔ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ غور کرنے کے بعد دُنیا میں تین قسم کے مذہب نکلیں گے اول وُہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ تُو بدی کے معاملہ میں بدی کر۔ دوسرے وُہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ تو بدی کے مقابلہ میں نیکی کر۔ سوم وہ جو بلا کسی شرط کے کہتے ہیں۔ کہ تو معاف کر۔ اور یہ بھی کہ تو سزا دے۔ لیکن اسلام یہ بتاتا ہے۔ کہ تم موقعہ و محل دیکھو۔ اور اس کے مطابق جو مفید ہو۔ وُہ کرو۔ چاہے تو سزا دو۔ اور چاہے تو معاف کردو۔

مذہبی اختلاف اور مذہبی عداوت میں فرق

اس کے بعد مذہبی عداوتوں کا سوال آتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام مذہبی اختلاف اور مذہبی عداوت کو دو الگ الگ چیزیں قرار دیتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ جن لوگوں سے تمہیں مذہباً اختلاف ہو۔ ان کو اپنا دُشمن سمجھو۔ بلکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ تم تمام مذاہب کے پیروؤں سے نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو۔ یہ ارشاد ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ میں دیا گیا ہے کہ تم تمام بنی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آؤ۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ اُن سے نیکی کرو۔ جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق الٰہی سے ایسی ہمدردی سے ساتھ پیش آؤ۔ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ ماں اپنے بچے سے سلوک کرتی ہے۔ کیونکہ احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وُہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرے۔ وُہ کبھی خود نمائی نہیں کرسکتا پس آخری درجہ حسنِ سلوک کا یہ ہے۔ کہ سب انسانوں سے رشتہ داروں کی سی الفت ہو۔ لیکن اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ جو لوگ دین کے معاملہ میں جبر سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے عقیدہ کے خلاف کوئی اور عقیدہ نہیں سُن سکتے۔ اُن سے بالکل قطع تعلق رکھو۔ کیونکہ یہ غیرت کے خلاف ہے۔ کہ ایک شخص تمہارے دین کو تلوار سے مٹانا چاہے اور خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو گالیاں دے۔ اور تم اس سے دوستی رکھو۔ چنانچہ فرماتا ہے لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم منکم فاولٓئک ھم الظالمون۔ (الممتحنۃ ع ۲)

یہ تعلیم جو اسلام نے دی غیرت کو زندہ رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جو شخص دین کے معاملہ میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے عقیدہ کے خلاف عقیدہ سُنکر آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ اور انسانیت کے معمولی شرائط کو بھی پورا نہیں کرسکتا۔ وہ کب اس لائق ہے۔ کہ اس کے ساتھ دوستی رکھی جائے۔

غرض اسلام نے افراط اور تفریط دونوں راہیں چھوڑ کر درمیانی راہ اختیار کی ہے ایک طرف محبت کو قائم کیا ہے۔ تو دوسری طرف غیرت کو زندہ رکھا ہے تا اسلام کا پیرو کسی ایک طرف نہ جھک جائے۔ مگر ایسے دشمنوں کے متعلق بھی اسلام یہ کہتا ہے کہ تم انہیں دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھو۔ اور چاہیئے کہ تم ان کے اعمال کے دشمن ہو۔ اور ان کی ذات سے محبت رکھو یعنی تم بد انسان کے خیر خواہ ہو۔ اور بدی کے دشمن بنو اور کوشش کرو کہ وہ ہدایت پا جائیں ؛

جنگوں کے متعلق اسلام کے قابل قدر اصول

اسی عداوت اور دشمنی میں اندھے ہو کر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض اقوام نے تلوار کے زور سے اسلام کو نابود کرنا چاہا۔ اس لئے اسلام نے اس بارہ میں بھی مفصل ہدایات دیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونہ سے کئی قابل قدر اصول اہل عالم کے سامنے پیش فرمائے۔

اسلام نے اس بارہ میں جو مفصل تعلیم دی ہے۔ اس کا ایک مجمل خاکہ یہ ہے کہ (۱) اس نے جبر سے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ لا اکراہ فی الدین اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر وغیرہ بیسیوں آیات میں بیان کیا ہے کہ جبر سے کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرنا جائز نہیں۔ صرف عقلی دلائل اور روحانی اثرات سے کام لیا جا سکتا ہے۔ گویا آزادیٔ ضمیر کے حق کو اسلام نے تسلیم کیا ہے ؛

(۲) اسلام یہ کہتا ہے کہ کفار کی دشمنی کے جوش میں عدل و انصاف کو ایک لمحہ کے لئے بھی مت چھوڑو۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

(۳) اسلام صرف ان لوگوں سے لڑنے کی اجازت دیتا ہے۔ جنہوں نے لڑنے میں ابتدا کی ہو۔ اور پھر ہدایت دیتا ہے کہ ان پر بھی اعتدا یعنے ظلم نہ ہو۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا (۴) اسلام کہتا ہے۔ کہ جنگ اس وقت تک رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ ملک سے فتنہ و فساد نہ مٹ جائے۔ جب امن پیدا ہو جائے۔ اس وقت ہتھیار فوراً رکھدو گویا جنگ۔ انتقامی جذبہ یا کسی قوم کو برباد کرنے کی نیت سے نہ ہو۔ بلکہ یہ مقصد ہو کہ خدا کے دین کے لئے لوگوں کو آزادیٔ ضمیر حاصل ہو جائے۔ وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ (۵) یہ جنگ جن حالات میں کرنے کی اجازت ہے۔ اس کا ذکر اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ میں آتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کو جو جنگ کی اجازت دی گئی وہ دفاعی تھی۔ جن کو اجازت دی گئی وہ مظلوم تھے اور انہیں بحالت مظلومی اپنے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اور جرم یہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ گویا اختلاف عقائد کی بنا پر انہیں قتل کیا گیا۔ اور گھروں سے بے گھر کیا گیا۔ پس یہ جنگ اسی صورت میں کی جا سکتی ہے جب کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بنا پر جنگ کرے اور اس جنگ میں ابتدا کرے۔ وہ جبراً لوگوں کو اسلام سے پھرائے۔ یا جبراً اس میں داخل ہونے سے باز رکھے۔ اور اس میں داخل ہونے والوں کو صرف اس جرم میں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے قتل کرے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری قوم سے یہ جنگ جائز نہیں۔ اگر ہوگی تو صرف سیاسی اور ملکی جو دو مسلمان قوموں میں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ جہاد جس وقت مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہی صورت ہوتی ہے۔ کہ ملک کو چھوڑ کر حکومت کا مقابلہ کیا جائے اور اگر حکومت نکلنے بھی نہ دے۔ تو اسی کے ملک میں رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ اس صورت میں قانون توڑنے کی ذمہ وار حکومت ہوگی۔ (۶) جنگ کے دوران میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہدایت دیا کرتے تھے۔ کہ بوڑھے بچے عورتیں مذہبی لوگ یعنی پنڈت پادری اور درویش وغیرہ قتل نہ کئے جائیں پھلدار درخت نہ کاٹے جائیں۔ سرسبز کھیتیاں نہ کاٹی جائیں۔ مندر اور گرجے وغیرہ نہ گرائے جائیں۔ پبلک راستے فوج کے سپاہی بند نہ کریں۔ (۷) جنگ کے ایام میں ذمیوں (یعنی غیر مسلم اقوام کے وہ لوگ جو مسلمانوں کے دامن شفقت میں پناہ گزیں ہوں) کی حفاظت مسلمانوں کا فرض قرار دیا گیا۔ اور تھوڑے سے ٹیکس کے بدلے ان کو فوجی خدمت سے مستثنیٰ کر کے ان کے مال و اسباب اور جان کی محافظت کے ذمہ وار مسلمان قرار دیئے گئے۔ (۸) اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ اگر کوئی کافر دشمنوں کی طرف سے تمہارے ہاں آنا چاہے کہ دین کے متعلق علم حاصل کرے تو آنے دو اور مذہب کی باتیں سنا کر بحفاظت اسے اپنی جگہ پہونچا دو۔ ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ (۹) باوجود اس بات کے کہ جنگ کی ابتدا کفار کی طرف سے ہو اگر وہ صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو حکم دیا۔ کہ صلح کر لو۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (۱۰) قیدیوں کو نہایت آرام سے رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ یعنے مسلمان مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (۱۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شبخون مارنے سے روکا۔ (۱۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں مکر و فریب اور جھوٹ سے کام لینے سے بھی منع فرمایا۔ (۱۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مثلہ سے بھی روکا۔ حالانکہ جاہلیت میں اس کا عام رواج تھا۔ گویا آپ نے کفار کے مُردوں کی بھی توہین گوارا نہیں کی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی رنگ میں دشمنوں سے سلوک

اب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی رنگ میں دشمنوں سے سلوک پیش کرتے ہیں :

(۱) مکہ میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ بعض دفعہ سوکھے چمڑے کھا کر وہ اپنا پیٹ بھرتے۔ یہ دیکھ کر ایک شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ آپ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مینہ برسائے اور یہ قحط دور ہو۔ آپ نے اسی وقت دعا فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خوب بارش ہوئی۔ اور قحط دور ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل کفار نے تین سال تک آپ کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اور کھانا اور غلہ تک روک دیا تھا اور سخت تکالیف پہونچائی تھیں ؛

(۲) ایک یہودی کی نعش ایک دفعہ جا رہی تھی۔ آپ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور چہرہ پر غم کے آثار ظاہر ہوئے۔ صحابہ کے تعجب پر فرمایا اس میں بھی ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی روح تھی ؛

(۳) طفیل بن عمرو نے ایک دفعہ عرض کیا یا رسول اللہ میری قوم اسلام کی سخت دشمن ہے۔ آپ اس کے لئے بد دعا کیجئے آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللھم اھد دوسا اے خدا دوس قبیلہ کو ہدایت دے

(۴) غزوۂ نجران کے دوران میں ایک دشمن نے ایسی حالت میں جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے۔ آپ کی تلوار اٹھالی۔ اور جگا کر پوچھا کہ آج میرے حملہ سے آپکو کون بچا سکتا ہے آپنے فرمایا اللہ اس کا کچھ ایسا اثر اس پر ہوا کہ تلوار ہاتھ سے گر گئی۔ اور پھر آپ نے اٹھا کر اس سے پوچھا۔ کہ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور فرمایا میں رحم کرنے اور رحم کا حکم دینے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

(۵) جنگ احد میں آپ کے دو دانت شہید ہوئے۔ آپ کا چہرۂ منور زخمی ہو گیا صحابہ نے عرض کیا۔ آپ ان لوگوں کے لئے بد دعا کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا انی لم ابعث لعانا ولکن بعثت داعیا و رحمۃ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ میں اس لئے نہیں بھیجا گیا۔ کہ لعنت کروں۔ میرا تو یہ کام ہے کہ میں لوگوں کو راہ حق کی طرف بلاؤں۔ اور پھر آپ نے دعا فرمائی کہ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ یہ مجھے نہیں پہچانتی ؛ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

133

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں سے سلوک

(مرتبہ نظارت دعوۃ وتبلیغ)

۱- جنگ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصولی تعلیم کہ یہ کن حالات میں جائز اور کن حالات میں ناجائز ہے
جنگ ان شرائط کے ساتھ جائز ہے

(الف) ابتدا کفار کی طرف سے ہو ؛

(ب) مسلمان مظلوم ہوں ؛

(ج) مذہبی امور کی ادائیگی میں جبری روک ڈالی جائے ؛

(د) مذہب کی اشاعت کو ازراہِ ظلم بند کیا جائے ؛

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

۱- اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُنِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (سورۂ حج ع ۶)

ان مسلمانوں کو جن کے خلاف کفار نے تلوار اٹھائی ہے - لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے - کیونکہ وہ مظلوم ہیں - اور ضرور اللہ تعالےٰ ان کی نصرت پر قادر ہے - وہ ظلم کے ساتھ اپنے گھروں سے نکالے گئے - صرف اس بنا پر کہ انہوں نے کہا - ہمارا رب اللہ ہے - اور اگر اللہ تعالےٰ (دفاعی جنگ کی اجازت دے کر) ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف نہ روکے - تو یقیناً راہبوں کے صومعے - اور عیسائیوں کے گرجے اور یہود کے معابد - اور مسلمانوں کی مسجدیں - جن میں کثرت کے ساتھ خدا کا نام لیا جاتا ہے - ایک دوسرے کے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دی جائیں - اور اللہ تعالےٰ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے - اور بے شک اللہ تعالےٰ قوی اور غالب ہے ؛

۲- یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (مائدہ ع ۲) کہ اے مومنو! چاہیئے کہ تم دنیا میں خدا کے لئے عدل و انصاف کو قائم کرو - اور چاہیئے کہ ہرگز تم کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے - کہ تم اس کے ساتھ انصاف سے پیش نہ آؤ - بلکہ نہیں چاہیئے - کہ تم دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا معاملہ کرو - کیونکہ عدل و انصاف کرنا تقوےٰ کا تقاضا ہے - پس تم متقی بنو - اور یاد رکھو - کہ اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ؛

۳- وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ - (بقرہ ع ۲۴) کہ ان لوگوں سے لڑو - جو تم سے لڑتے ہیں - اور زیادتی مت کرو - اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ؛

۴- وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (بقرہ ع ۲۴) تم اس وقت تک لڑو - کہ ملک میں فتنہ نہ رہے - اور دین خدا کے لئے ہو جائے - یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے - اور ہر شخص آزادی سے اپنی ضمیر کے مطابق جو دین پسند کرے - وہ رکھ سکے) اور اگر یہ کفار جنگ سے باز آ جائیں - تو تم بھی فوراً رک جاؤ - کیونکہ کسی کو جنگ کشی کا حق نہیں ہے - مگر صرف ظالموں کے خلاف ؛

۵- لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرہ ع ۳۴) کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہونا چاہیئے - ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے - اور واضح ہے احادیث میں آتا ہے -

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعھم الی ثلاث خلال فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ثم ادعھم الی التحول من دارھم الی دار المھاجرین وعلیھم ما علی المھاجرین فان ابوا ان یتحولوا منھا فاخبرھم انھم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیھم حکم اللہ تعالےٰ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لھم فی الغنیمۃ والفیء شیئ الا ان یجاھدوا مع المسلمین وان ھم ابوا فسئلھم الجزیۃ فان ھم اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم فان ابوا فاستعن باللہ و قاتلھم (مسلم و ترمذی)

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کبھی کوئی فوجی دستہ روانہ کرتے تھے - تو اس کے امیر کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے - کہ جب تم اپنے دشمنوں کے سامنے ہو - یعنی اس قوم سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو جائے - جن سے تمہاری لڑائی چھڑی ہوئی ہے تو لڑائی شروع کرنے سے پہلے انہیں تین باتوں کی دعوت دیا کرو - اگر ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی مان لیں - تو پھر ان سے مت لڑو - سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو - اگر وہ مان لیں - تو ان کے اسلام کو قبول کرو - اور پھر ان کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تحریک کرو - اور ان سے کہو - کہ اگر وہ ہجرت کریں گے - تو ان کو مہاجرین کے حقوق دیئے جائیں گے - اور مہاجرین والی ذمہ داری بھی ان پر ہو گی - اگر وہ ہجرت پر رضامند نہ ہوں - تو پھر ان سے کہہ دو - کہ وہ اسلام میں تو داخل ہو جائیں گے - لیکن مہاجرین کے حقوق ان کو نہیں ملیں گے - کیونکہ وہ صرف جہاد فی سبیل اللہ سے حاصل ہوتے ہیں اور اگر وہ تمہاری دعوتِ اسلام کو ہی رد کریں - تو پھر ان سے کہو کہ ٹیکس دینا قبول کر کے اسلامی حکومت کے ماتحت آ جائیں - اگر وہ یہ صورت مان لیں - تو پھر بھی اُن سے لڑائی مت کرو - لیکن اگر وہ انکار کریں - تو پھر خدا کا نام لے کر ان سے لڑو -

۲- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اور کن حالات میں کفار سے جنگ کی -

الف - مکہ میں انتہائی صبر سے کام لیا اور مظالم برداشت کئے - آخر مصائب سے مجبور ہو کر صحابہؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی - ان کو مکہ میں قرآن مجید کی تلاوت تک سے بھی روکا جاتا تھا - چنانچہ عبد اللہ بن مسعود کو قرآن مجید پڑھنے پر پیٹا گیا -

(طبری صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ یورپ)

صحابہؓ کرام کی اس ہجرت کا واقعہ ملاحظہ ہو سیرت خاتم النبیین حصہ اول)

ب - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہجرت پر مجبور ہو گئے - اور حضورؐ نے اپنے عزیز وطن کو چھوڑتے ہوئے اسے مخاطب کر کے فرمایا - مجھے یہاں رہنے کی خواہش ہے - مگر تیرے اہل رہنے نہیں دیتے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ج) مدینہ میں آجانے کے بعد بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کی جانب سے ہر وقت حملہ کا خطرہ رہتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں مذکور ہے۔ عن ابی ابن کعب لمّا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ واوتھم الانصار رَمَتھم العربُ عن قوسٍ واحدۃٍ وکانوا لا یبیتون الا بالسلاح ولا یصبحون الا فیہ (حاکم و طبرانی) کہ حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ میں تشریف لائے اور انصار نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب ایک جان ہوکر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ ان دنوں میں مسلمانوں کا یہ حال تھا۔ کہ خوف کی وجہ سے وہ راتوں کو بھی ہتھیار لگا کر سوتے تھے۔ اور دن کو بھی ہتھیار لگائے رہتے تھے۔ کہ کہیں کوئی اچانک حملہ نہ ہوجائے۔

ایسا ہی "نسائی" میں لکھا ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ماقدم المدینۃ یسھر من اللیل کہ جب شروع شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو دشمن کے حملہ کے خیال سے آپ عموماً راتوں کو جاگا کرتے تھے

(د) مدینہ میں کفار نے تہدید آمیز خطوط لکھے۔ چنانچہ حدیث میں بیان ہے۔ کہ کفار مکہ نے مدینہ کے لوگوں کو لکھا۔ اِنّکم اٰویتم صاحبنا وانّا نُقسِمُ باللہِ لتُقاتِلُنّہ او تُخرِجُنّہ او لنسیرنّ الیکم باجمعنا حتیٰ نقتل مقاتلتکم ونستبیح نساءکم (ابو داؤد کتاب الخراج) یعنی تم لوگوں نے ہمارے آدمی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے اور ہمیں خدا کی قسم ہے۔ کہ یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو۔ یا کم سے کم اسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم ضرور اپنا لشکر لیکر تم پر حملہ کرینگے تمہارے مردوں کو قتل کر ڈالیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کرکے انہیں اپنے لئے جائز کرلیں گے۔

جنگ کی ابتدا انہوں نے کی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ وَھُمْ بَدَؤُکُمْ اَوّل مَرّۃٍ

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں لشکرِ اسلام اور لشکر کفار کی حالت

ہر ایک جنگ میں مسلمانوں کا لشکر کم اور کفار کا بہت زیادہ ہوتا تھا۔ اس کیلئے ملاحظہ ہو سیرت النبیؐ مصنفہ مولانا شبلی و سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

۴۔ جنگ سے قبل آپ کا دشمنوں سے سلوک

(ا) جنگ شروع ہونے سے پہلے اطلاع کا دیا جانا ضروری ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کسی جگہ پر بغیر اطلاع کے حملہ آور نہ ہوتے

(ب) جنگ سے قبل تین چیزوں کی طرف دعوت دی جاتی۔ جیسا کہ ۱۲ میں حضرت بریدۃ والی حدیث درج ہوچکی ہے

(ج) وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یَسْمَعَ کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ (توبہ ع ۱) اور اگر کوئی مشرک تمہاری پناہ میں داخل ہوکر تمہارے پاس تحقیق دین کیلئے آنا چاہے۔ تو اسے آنے دو اور پھر اپنی حفاظت میں اسے اس کی امن کی جگہ میں واپس پہنچا دو۔

۵۔ جنگ کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے سلوک

(۱) وَاِنْ جنحوا للسَّلْمِ فاجنح لھا وتوکل علی اللہ انہ ھو السمیع العلیم (انفال) کہ اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں۔ تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ۔ اور اللہ پر توکل کرو بیشک اللہ تعالےٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۲) ضرب لگانے میں سب لوگوں سے نرم مسلمان کو ہونا چاہیے (ابو داؤد)

(۳) دشمن کے مقتولوں کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے انتظام میں دفن کروا دیتے تھے۔

(۴) اُغزُوا بِسمِ اللہِ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللہِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَلَا امْرَأَةً۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَأَصْلِحُوا وَاحْسِنُوا اِنَّ اللہَ یُحِبُّ المحسنین (مسلم۔ طحاوی۔ ابو داؤد) یعنی اے مسلمانو اللہ کا نام لے کر نکلو اور حفاظت دین کی نیت سے جہاد کرو۔ مگر خبردار مالِ غنیمت میں بد دیانتی نہ کرنا۔ اور نہ کسی قوم سے دھوکا کرنا اور نہ دشمن کے مقتولوں کا مُثلہ کرنا (ناک کان وغیرہ کاٹنا) اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۵) حضرت ابوبکرؓ جب کسی فوج کو روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو یہ نصیحت کرتے۔ اَلّذِیْنَ زَعَمُوا اَنَّھُمْ حَبَسُوا اَنْفُسَھُمْ لِلّٰہِ فَذَرْھُمْ وَمَا زَعَمُوا اَنَّھُمْ حَبَسُوا انفسھم لہ ۔۔۔۔ ولا تقطعن شجراً مثمراً ولا تخربن عامراً (موطا امام مالک) کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے خیال میں اپنے آپ کو خدا کی عبادت کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ ان کو کچھ نہ کہنا اور اسی طرح جس خدمت خلق کی خاطر انہوں نے اپنے آپکو وقف کیا ہے اسے بھی کچھ نہ کہنا۔ اور پھلدار درخت کو نہ کاٹنا۔ اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔

(۶) صحابہ کو حکم تھا۔ کہ لڑائی میں کسی کے منہ پر ضرب نہ لگائیں (بخاری و مسلم)

(۷) مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ (انفال ع ۹) کہ نبی کے لئے یہ حق نہیں ہے۔ کہ بغیر جنگ کے اس کے قیدی ہوں۔ اس میں بتایا ہے۔ کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہو قیدی نہ پکڑے جائیں۔

(۸) دشمن سے لڑائی اس حد تک ہو جس حد تک اس کی زیادتی ہو (بقرہ ع ۲۴)

(۹) جنگ صرف ان لوگوں سے ہو سکتی ہے۔ جو طوعاً لڑائی میں شامل ہوکر مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ جبراً لائے گئے ہوں۔ ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔ (طبری)

۶۔ شکست خوردہ دشمن سے سلوک

(۱) فتح حاصل کرنے کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم دشمن کی بستی میں تین دن سے زائد قیام نہیں فرماتے تھے

(۲) عام لوٹ اور غارتگری کی بالکل اجازت نہ تھی۔

(۳) پناہ مانگنے والے کو فوراً پناہ دینے کا حکم تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ وَاِنْ اَحَدٌ من المشرکین استجارک فاجرہ (توبہ ۱) کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی پناہ چاہے۔ تو اسے پناہ دو۔

(۴) مقتول دشمن کی کبھی بے حرمتی کی اجازت نہیں دی گئی۔

(۵) شکست خوردہ دشمن کے سامنے صرف یہ پیش کیا جاتا۔ کہ اسلام قبول کرلو۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر جزیہ دیدو جو بہت خفیف ہوتا اور اس کے معاوضہ میں اس کی حفاظت کی ہر طرح ذمہ واری ہوتی۔ اور جنگی خدمات سے وہ سبکدوش ہوتا تھا

(۶) فتح مکہ کا واقعہ۔ اپنے جانی دشمنوں کو جنہوں نے اذیت اور تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ جب وہ مفتوح و مغلوب ہوکر سامنے آئے۔ تو فرمایا۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اور کوئی ملامت اور سزا تم پر نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ جنگی قیدیوں سے سلوک

(۱) حسن سلوک کا تاکیدی حکم فرمایا
(۲) فدیہ دے کر آزاد ہونے کا حق دیا اور مسلمانوں کو فدیہ قبول کر لینے کی ترغیب دی۔ سوائے اس صورت کے کہ اسکے چھوڑنے میں خاص خطرات ہوں ؛
(۳) مکاتبت کی اجازت دی۔ اور مسلمان آقا کو غلام سے زرِ فدیہ اقساط وصول کرنے کا حکم دیا۔
(۴) قیدی کے قتل کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر خاص حالات پیدا ہو جائیں تو قتل جائز ہے ؛

۸۔ دشمن کے بچوں عورتوں اور بوڑھوں سے سلوک

(۱) وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً کہ کسی بوڑھے اور بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔
(۲) جب تک وہ عملی طور پر جنگ میں حصہ نہ لیں گرفتار نہ کئے جائیں ؛

۹۔ جنگ میں عبادتگاہوں کے متعلق فرمان

۱۔ عبادت گاہوں کی حفاظت ضروری ہے جنگ کی اجازت اسی وجہ سے دی گئی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا (حج) کہ اگر دفاعی جنگ کی اجازت دے کر ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف نہ روکا جائے۔ تو یقیناً راہبوں کے صومعے۔ عیسائیوں کے گرجے۔ یہودیوں کے معابد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دی جائیں ؛
(۲) وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ (بقرہ ع ۲۴) کہ اس وقت تک لڑائی ہو۔ جب تک فتنہ نہ مٹ جائے۔ اور دین خدا کے لئے نہ ہو جائے۔ یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے۔

۱۰۔ پناہ مانگنے والے دشمن سے سلوک

(۱) ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ کہ اگر کوئی مشرک پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دی جائے۔
(۲) وان جنحوا للسلم فاجنح لھا کہ اگر وہ صلح کے طالب ہوں۔ اور اس کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف جھکو

۱۱۔ عبادت اور خدمتِ خلق کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کے متعلق فرمان

(۱) ولا تقتلوا اصحاب الصوامع (طحاوی) کہ تم کسی ایسے انسان کو قتل نہ کرو جو اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف خیال کرتا ہے۔
(۲) الذین زعموا انھم حبسوا انفسھم للہ فذرھم کہ ایسے لوگ جنہوں نے اپنے آپکو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہے انہیں کچھ نہیں کہنا۔

۱۲۔ غدار دشمن کے ساتھ سلوک

(۱) بنو نضیر نے غداری کی۔ مگر اس کے باوجود ان کو صرف اس قدر سزا دی گئی کہ جلاوطن کر دیئے گئے۔ جسے انہوں نے خود ہی قبول کیا تھا۔
(۲) بنو قریظہ جب اپنا عہد توڑ کر مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہو گئے۔ اور عین جنگ کے موقعہ پر دوسرے کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا محاصرہ کرنے میں شریک ہوئے۔ تو اس غداری کی سزا کے لئے انہوں نے حضرت سعد بن معاذ کو ثالث بنایا تھا۔ جنہوں نے ان کے جنگجو مردوں کے قتل کئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اور اس پر اپیل کا حق بھی نہ دیا گیا پھر بھی آپ نے بعض لوگوں کی سفارشیں قبول کیں (۳) بنی قینقاع کو غداری کرنے کے باوجود صرف جلاوطنی کی سزا دی گئی
(۴) بنو قریظہ کو بنو نضیر کی اعانت کے موقعہ پر عہد توڑنے کے باوجود معاف کر دیا۔ (سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم)

۱۳۔ دشمن کے ساتھ صلح کے متعلق ہدایات اور آپکا مشورہ

(۱) صلح کے متعلق ہدایات حضرت بریدہ والی حدیث فادعھم الی ثلاث میں مذکور ہیں۔ جس کا ذکر ع۲ میں آچکا ہے۔
(۲) صلح میں آپ دشمنوں کو ہر ممکن رعایت جس سے نقصان نہ ہو دیتے تھے بشرطیکہ ایسا کرنا احکام خداوندی کے خلاف نہ ہو
(۳) صلح کے متعلق آپ کا بہترین نمونہ صلح حدیبیہ ہے۔ جس میں کفار کو ہر ممکن رعایت دی گئی۔ اور مسلمانوں کے لئے شرائط صلح میں بظاہر نقصان ہی نقصان نظر آتا تھا ؛

۱۴۔ جنگی معاہدوں کے متعلق آپکا فرمان اور اسوہ

(۱) معاہدہ کی پابندی کا ہر وقت اہتمام کیا جاتا تھا۔ اور معاہدات کو محض کاغذی کارروائیاں ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جیسا کہ آج کل متمدن قومیں سمجھتی ہیں۔ بلکہ ان کو خاص احترام اور وقعت دی جاتی تھی ؛
(۲) معاہدہ کرنیوالے کافر کی حفاظت پورے طور سے ہوتی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ من قتل معاھدا فلم یرح رائحۃ الجنۃ (البخاری) کہ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھیگا ؛
(۳) اگر غلطی سے بھی کوئی ایسا قتل ہو جائے۔ تو فرمایا اس کی پوری دیت کے علاوہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔

۱۵۔ جنگ میں ناواجب سختی سے روکنا اور نرمی کی تعلیم دینا

(۱) جنگ کے متعلق آپ نے تمام دنیا کے قوانین منضبط سے بہت نرمی فرمائی۔ مثلاً عملی جنگ کے بغیر قیدی نہ بنائے جائیں۔ موہنہ پر نہ مارا جائے۔
(۲) قیدیوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے۔ (۳) بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے (۴) مذہبی لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے (نوٹ) اس مضمون کے لئے اگر مزید تفصیل درکار ہو۔ تو سیرۃ خاتم النبیین۔ سیرۃ النبی اور کتب احادیث میں سے ابواب المغازی ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

دعا ایک ایسی چیز ہے۔ جس کا تعلق انسان کے قلبی تاثرات سے ہے۔ یہ وہ روحانی چیز ہے۔ جو تنہائی کے وقت دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے۔ اور عرشِ عظیم پر جا کر اثرانداز ہوتی ہے۔ تنہائی۔ بے کسی بے بسی مظلومیت اور مصائب کی گھڑیوں میں جب انسان مضطربانہ کیفیات اور والہانہ انداز سے خدا تعالےٰ کے آگے سربسجود ہو کر اپنی التجائیں اس کے حضور پیش کرتا ہے۔ تو اس وقت خلوصِ قلب سے نکلی ہوئی دعائیں قبولیت کا جامہ پہنتی ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل دعاؤں سے احباب اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کا کیسا تعلق اللہ تعالےٰ سے تھا۔ کہ کسی وقت بھی آپ اپنے رب سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ اور اپنے کسی کام کو بغیر یادِ الٰہی کے اور اسی سے مدد طلب کرنے کے نہیں کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی مخلوق کی خیر خواہی سے آپکی دعائیں بھری پڑی ہیں ؛

ا۔ دعاؤں کے متعلق اصولی تعلیم

ہر کام کے لئے دعا ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم (فرقان آخر) کہ اگر تم دعا نہ کرو تو اللہ تعالےٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتیٰ یسال شسع نعلہ (مشکوٰۃ) کہ تمہارا ہر ایک فرد اللہ تعالےٰ سے اپنی تمام ضروریات مانگے۔ یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی خدا سے مانگے۔
(۲) دعا کے لئے یہ اصل قرار دیا کہ وہ قلبی خشوع و خضوع کے ساتھ ہو فرمایا امن یجیب المضطر۔ کہ کونسی ہستی ہے جو ایک مضطرب انسان کی دعاؤں کو سنتی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) خدا کو قادر مطلق اور ہر بات کے کرنے پر طاقت رکھنے والا یقین کیا جائے۔ قرآن مجید میں فرمایا۔ فلیستجیبوا لی و الیؤمنوا بی (بقرہ) کہ اللہ تعالے پر کامل ایمان رکھکر دعا کی جائے۔

۲:۔ عاؤں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شغف

(۱) ہر کام کے لئے آپ دعا فرماتے۔ اور کوئی کام بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھے بغیر نہ کرتے۔

(۲) بیدار ہونے پر دعا فرماتے۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور۔ کہ اللہ تعالے کا احسان اور اس کی تعریف ہے۔ کہ اس نے ایک قسم کی موت کے بعد پھر ہمیں زندہ کیا۔ (مشکوٰۃ)

(۳) سوتے وقت دعا فرماتے۔ باسمك ربی وضعت جنبی وبك ارفعه ان امسكت نفسی فا رحمها و ان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين (مشکوٰۃ) کہ اے خدا میں تیرا نام لیکر اپنے پہلو کو آرام کے لئے رکھ رہا ہوں۔ اور اگر تو نے میری روح کو روک لیا۔ تو اس پر رحم فرما۔ اور اگر واپس بھیج دیا (میں زندہ رہا) تو اس کی حفاظت فرما جس طرح نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا سکھائی۔ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا۔ کہ اے خدا شیطان کو ہم سے دور رکھ۔ اور ہماری اولاد کو بھی اس سے بچا۔

کسی کے سفر پر جانے کے متعلق دعا فرماتے اللھم اطوله البعد وھوّن علیه السفر (مشکوٰۃ) کہ اے خدا اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اور سفر کو آسان کر دے۔

بازار میں جانے کی یہ دعا سکھائی۔ بسم اللہ اللھم انی اسألك خیر ھٰذا السوق وخیر ما فیھا واعوذبك من شرّھا وشرّ ما فیھا۔ اللھم انی اعوذبك ان اصیب فیھا صفقة خاسرة (مشکوٰۃ) کہ اللہ کے نام کے ساتھ اے خدا میں تجھ سے اس بازار اور اس کی اشیاء کے متعلق تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں۔ اور اس کی اور اس کی اشیاء کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں اس امر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ کوئی نقصان دہ سودا میرے لئے ہو۔

۳:۔ پیشگوئیوں کے پورا ہونیکے متعلق دعائیں

جنگ بدر کے موقعہ پر اللہ تعالے کا وعدہ تھا۔ کہ مسلمان فتحیاب ہونگے۔ اور اس کے متعلق اللہ تعالے نے قبل از وقت بشارت دی تھی مگر پھر بھی حضور نے اس موقعہ پر دعا فرمائی۔ اللھم انی انشدك عھدك ووعدك اللّٰھم ان تھلك ھٰذہ العصابة من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض (بخاری) کہ اے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ کہ اگر اہل اسلام میں سے تو نے اس گروہ کو ہلاک کر دیا۔ تو زمین میں تیری عبادت کون کرے گا؟

اسی طرح حضور نے ایک عام دعا فرمائی کہ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علٰی رُسُلك۔ کہ اے خدا وہ وعدے جو تو نے اپنے رسولوں سے کئے ہیں۔ پورے فرما۔

۴:۔ حضور رسول مقبولؐ کی اُمت کے متعلق دُعائیں

(۱) انی صلیت صلوٰۃ رغبة ورھبة سألت اللہ عزّ وجلّ لامّتی ثلاثا فاعطانی اثنتین وردّ علیّ واحدةً سألتهٗ ان لا یسلّط علیھم عدوًّا من غیرھم فاعطانیھا وسألته ان لا یھلکھم غرقًا فاعطانیھا وسألته ان لا یجعل بأسھم بینھم فردّھا علیّ (ابوداؤد) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک رغبت اور خشیت والی نماز میں اللہ تعالے سے اپنی امت کے لئے تین دعائیں مانگیں۔ جن میں سے دو کو اس نے قبول فرما لیا۔ اور ایک کو رد کر دیا میں نے دُعا کی۔ کہ ان کے غیر کو ان پر دشمن بنا کر مسلط نہ کیا جائے۔ سو یہ قبول ہوئی۔ اور میں نے دعا کی۔ کہ انہیں غرق کر کے تباہ نہ کیا جائے۔ یہ بھی قبول ہوئی۔ اور میں نے دعا کی کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو۔ مگر یہ دعا ردّ ہو گئی۔ اسی طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں جمع کے صیغہ میں کی ہیں۔ ان سب میں امت شریک ہے۔ جیسے فرمایا۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ کہ اے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اور فرمایا۔ وانصرنا علٰی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدُنیا اکبر ھمّنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلّط علینا من لا یرحمنا۔ کہ اے خدا ہمیں اپنے دشمن کے مقابل میں مدد دے۔ اور دینی کوتاہیوں سے بچا۔ اور اس دُنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور علم کی انتہا نہ بنا۔ اور اسے خدا جو ہم پر رحم نہیں کرتا۔ اسے ہم پر مسلط نہ فرما

۵:۔ فتنہ دجّال اور دوسرے فتنوں سے بچنے کے لئے دُعائیں

(۱) دجّال کے فتنہ سے آپ نے اپنی امت کو ڈرایا۔ اور فرمایا۔ اگر اس فتنہ سے بچنا چاہتے ہو۔ تو سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیتیں تلاوت کیا کرو (مشکوٰۃ)

(۲) عام فتنوں سے بچنے کے لئے دعا سکھائی اللھم لا تسلط علینا من لا یرحمنا (مشکوٰۃ) اے خدا ہم پر ایسے لوگوں کو حاکم نہ کیجو۔ جو ہم پر رحم نہ کریں۔

(۳) ایک اور دعا سکھائی۔ اللھم انی اعوذبك من فتنة المسیح الدجال واعوذبك من فتنة المحیا والممات .... (مشکوٰۃ) اے خدا میں فتنہ دجال سے اور فتنہ حیات وممات سے تیری پناہ مانگتا ہوں

۶:۔ روزمرہ کے امور کے متعلق دعائیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر کام کے لئے دعا فرماتے۔ بیدار ہونے سونے اور بعض دیگر امور کے متعلق دعائیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں۔ ایسے ہی مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا فرماتے۔ اللّٰھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك کہ اے خدا میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی دعا فرماتے۔ اور رحمتك کی بجائے فضلك فرماتے۔

گھر سے نکلتے وقت دعا کرتے۔ اللّٰھم انی اعوذبك ان اضلّ او اُضلّ او اظلم او اُظلم او اجھل او یجھل علیّ (مشکوٰۃ) کہ اے خدا میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کہ راستہ گم کروں یا اس سے گمراہ کیا جاؤں۔ یا میں کسی پر ظلم کروں۔ یا ظلم کیا جاؤں۔ یا میں کوئی ناواقفیت کا کام کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کا کام کرے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت دعا فرماتے اللّٰھم انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربّنا توکّلنا (مشکوٰۃ) اے خدا میں گھر کے اندر اور باہر بھلائی چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ اور اس پر ہی ہمارا توکل ہے۔ جو ہمارا رب ہے۔

سواری کرتے وقت دعا فرماتے سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ اللّٰھم انا نسئلك فی سفرنا ھٰذا البرّ والتقوٰی ومن العمل ما ترضٰی اللّٰھم ھوّن علینا سفرنا ھٰذا واطو لنا بُعدہ۔ اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل اللّٰھم انی اعوذبك من وعثاء السّفر وکاٰبة المنظر وسوء المنقلب فی الاھل والمال۔ (مشکوٰۃ) کہ پاک ہے وہ خدا جس نے یہ سواریاں ہمارے کام میں لگائیں۔ ورنہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکتے تھے۔ اے خدا ہم اس سفر میں نیکی اور تقوٰی اور بہتر کام چاہتے ہیں۔ جسے تو پسند کرے اے خدا اس سفر کو ہم پر آسان کر دے۔ اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی اور گھر میں محافظ ہے میں سفر کی تکلیف اور اپنے اہل اور مال میں ناکام لوٹنے پر تیری پناہ چاہتا ہوں

سفر سے واپسی پر یہی دعا فرماتے۔ اور اس کے ساتھ یہ زاید کرتے۔ اٰئبون تائبون عابدون لربنا حامدون (مشکوٰۃ) کہ ہم لوٹنے والے ہیں اس حال میں کہ اپنے خدا کی تعریف کر رہے ہیں۔

۷:۔ عبادات کے اوقات میں دُعائیں!

حج سے واپسی پر تکبیر وتحمید کے بعد دعا فرماتے۔ اٰئبون تائبون۔ عابدون ساجدون لربنا حامدون۔ صدق اللہ وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ۔

(مشکوٰۃ)

135

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم عبادت اور سجدہ کرتے ہوئے لوٹ رہے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور اپنے بندے کی امداد فرمائی اور لشکروں کو اس نے اکیلے ہی شکست دیدی۔

روزہ افطار کرتے ہوئے دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ آمنت وعلیٰ رزقک اَفْطَرْتُ۔ اے خدا میں نے تیری خاطر روزہ رکھا تجھی پر ایمان لایا اور تیرے رزق پر اب افطار کر رہا ہوں۔

نماز کے ہر رکن میں آپ دعا فرماتے۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے دعا فرماتے۔ اللھم باعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقّنی من خطایای کما ینقّی الثوب الابیضُ من الدنس اللھم اغسلنی من خطایای بالماءِ والثلج والبَرَدِ (بخاری) اے خدا! میرے گناہوں میں اور مجھ میں ایسی دوری ڈالدے جیسے مشرق اور مغرب میں دوری ہے۔ اور اے خدا مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک رکھ جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور اے خدا! مجھے میری خطاؤں سے صاف کردے۔ پانی اور برف اور اولوں سے۔

رکوع اور سجود میں دعا فرماتے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی (بخاری) پاک ہے تو اے خدا اپنی تمام حمد کے ساتھ۔ اے خدا میری حفاظت کیجئے۔

آخری تشہد میں دعا فرماتے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عذاب النَّار۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب۔ اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال۔ اَللّٰھُمَّ اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمّن سواک۔

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی بخش۔ اور آخرت میں بھی۔ اور آگ کے عذاب سے بچا۔

اے رب! مجھے نماز قائم کرنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر۔ اے ہمارے رب مجھے محفوظ رکھ اور میرے والدین اور دیگر مومنین کو قیامت کے دن بخشنا۔

اے خدا! میں تیری مدد سے غم اور حزن سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور درماندگی اور سستی سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور لوگوں کے غلبہ اور سختی سے تیری پناہ کا خواستگار ہوں اے خدا! مجھے حلال عطا فرما کر حرام سے غنی رکھیو۔ اور اپنے فضل سے اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج نہ بنائیں۔

اس کے علاوہ آپ ہر عبادت کے وقت دعا فرماتے۔ کیونکہ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ کہ دعا تو عبادت کا مغز ہے۔ پھر فرمایا۔ لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعاء کہ خدا کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز عزت والی نہیں۔ (مشکوٰۃ)

۸۔ جنگ کے متعلق دعائیں

جنگ احزاب کے موقعہ پر جب ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے اور تمام عرب امنڈ کر مدینہ پر حملہ آور ہو گیا تھا آپنے دعا فرمائی۔ اللھم منزل الکتاب سریع الحساب۔ اللھم اھزم الاحزاب اھزمھم وزلزلھم (بخارہ مشکوٰۃ)

اے اللہ جو کتاب نازل کرنے والا اور جلد حساب لینے والا ہے۔ اے اللہ ان گروہوں کو خود شکست دے اور ان کو جنبش دے۔

احد کے موقعہ پر جب آپ کفار کے حملوں سے زخمی ہو گئے۔ تو آپ نے دعا فرمائی۔ اللھم اغفر لقومی انھم لایعلمون (مسلم) اے اللہ میری قوم کو بخشدے۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے لاعلمی میں کیا ہے۔

۹۔ مومن کی ہر حرکت و سکون کے متعلق دعا کی تعلیم

رسول کریم فرماتے ہیں۔ کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے۔ تو خدا سے مانگو۔

۱۰۔ اہل وعیال کے متعلق دعا کی تعلیم

والدین کے متعلق۔ قل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا (بنی اسرائیل رکوع ۳)

اے خدا تو میرے والدین پر اسی طرح رحم فرما۔ جس طرح وہ مجھ پر مہربان تھے۔ پھر فرمایا۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب (ابراہیم رکوع ۶)

اے میرے خدا مجھے میرے والدین اور تمام مومنین کو قیامت کے دن بخشدیجو۔ اسی طرح دعا سکھلائی کہ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین (فرقان آخری رکوع)

یعنی اے خدا! ہماری اولادوں اور بیویوں کو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب بنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں

خلفاء کے متعلق پیشگوئیاں۔

۱۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ (سورۃ نور)

اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں وہ اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر کریگا۔ جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ مقرر کیا اور وہ ان کے اس دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے تمکنت دیگا۔ اور خوف کے بعد امن کی حالت پیدا کرے گا۔

۲۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علیٰ قلیب علیھا دلو فنزعت منھا ماشاء اللہ ثم اخذھا ابن ابی قُحَافَۃَ فَنَزَعَ مِنْھَا ذنوبًا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفرلہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذھا ابن الخطاب فلم ار عبقریًا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن (مشکوٰۃ) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں سویا ہوا تھا اسی اثنا میں میں نے دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ڈول ہے میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ اس کے بعد ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) نے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے پانی نکالنے میں کچھ ضعف تھا۔ پھر یہ ایک بڑا ڈول ہو گیا اور اسے ابن خطاب (حضرت عمرؓ) نے لیا۔ میں نے کوئی نوجوان لوگوں میں ایسا نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی نکالتا ہو

۳۔ عن عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یاعثمان لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علےٰ خلعہ فلا تخلع لھم (مشکوٰۃ) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالےٰ تجھے ایک قمیص پہنائیگا۔ پس اگر اسے لوگ اتارنے کی کوشش کریں تو اسے نہ اتارنا۔

۴۔ عن ابن عمر ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقال یقتل ھذا فیھا مظلومًا لعثمان (مشکوٰۃ) ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کے متعلق فرمایا کہ یہ اس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظلومیت کی حالت میں قتل ہوں گے

۱۔ جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ جنگ بدر کے متعلق فرمایا سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ کہ اس میں کفار کا لشکر پسپا ہوگا اور پیٹھ دکھائے گا۔

۲۔ لاتقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الترک قوم وجوھھم کالمجان المطرقۃ۔ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمان ترک قوم سے نہیں لڑیں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح ہیں۔

۳۔ جنگ خیبر کے موقعہ پر حضور نے فرمایا لیاخذن الرایۃ غدا رجل یحبہ اللہ ورسولہ یفتح لہ (بخاری) کہ کل جھنڈے کو ایک ایسا شخص لیگا (حضرت علیؓ) جس سے اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔

۲۔ فتح عرب کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ عن نافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحھا اللہ (مشکوٰۃ) حضرت نافع سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جزیرہ عرب کے لوگوں سے لڑو گے۔ اور خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیگا۔

۲۔ عن عدیؓ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان طالت بک حیوٰۃ فلترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لاتخاف احدا الا اللہ (مشکوٰۃ) حضرت عدیؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی۔ تو تو دیکھے گا۔ کہ حیرۃ علاقے سے ایک اونٹ پر سفر کرنے والی عورت کعبہ کا طواف کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔

۳۔ فتوحات غیر ملکی کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ عن نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحھا اللہ ثم فارس فیفتحھا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحھا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ (مشکوٰۃ) نافع بن عتبہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عرب کے جزیرہ والوں سے لڑو گے اور خدا اس میں فتح دے گا۔ پھر فارس سے لڑائی ہوگی۔ اور اسے بھی اللہ فتح کرے گا۔ پھر تم روم سے لڑو گے اسے بھی خدا فتح کردے گا۔ پھر تمہاری لڑائی دجال سے ہوگی۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ فتح دے گا۔

۲۔ عن عوف بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس۔ (مشکوٰۃ) عوف بن مالک بیان کرتے ہیں۔ کہ غزوہ تبوک میں میں حضورؐ کی خدمت میں آیا جب کہ آپ چمڑے کے خیمہ میں تھے۔ اس وقت حضور نے فرمایا۔ میں قیامت سے قبل چھ باتیں شمار کرتا ہوں۔ میری وفات اس کے بعد بیت المقدس کا فتح ہونا۔ (آخر تک)

۳۔ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ (بخاری) کہ کسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد کسریٰ اور قیصر کے ہلاک ہونے کے بعد قیصر نہ ہوگا۔ اور خدا کی قسم تم ان دونو سلطنتوں کے خزانے اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کروگے۔

۴۔ عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر۔ فاذا افتتحتموھا فاحسنوا الی اھلھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مصر کو عنقریب فتح کروگے۔ جب تم اسے فتح کر لو۔ تو اس کے باشندوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔

۴۔ غیر اسلامی حکومتوں کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون (الروم) کہ اہل روم قریب زمین میں مغلوب ہوگئے اور عنقریب وہ اس کے بعد غالب آئیں گے۔

۵۔ دشمنوں کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ جنگ بدر کے مقتولوں کے متعلق پہلے سے بتا دیا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض (مشکوٰۃ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے۔ اور زمین پر آپ اپنا ہاتھ رکھتے۔

۲۔ لایلبثون خلافک الا قلیلا۔ کہ تیرے بعد (یہ دشمن) بہت تھوڑا عرصہ رہیں گے۔

۳۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس دن آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔

۶۔ عیال کے متعلق پیشگوئیاں

۱۔ اُمّ فضل حضرت حسینؓ کی پیدائش کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتی ہیں۔ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ علیہ وسلم تھریقان الدموع قالت فقلت یانبی اللہ بابی انت وامی مالک قال اتانی جبرائیل علیہ السلام فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا فقلت ھذا قال نعم (مشکوٰۃ) کہ میں حضرت رسول مقبول کی طرف متوجہ ہوئی۔ تو حضور کی آنکھیں آنسو بہارہی تھیں۔ میں نے کہا۔ یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ کے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور انہوں نے خبر دی ہے۔ کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ حضرت اُمّ فضل کہتی ہیں۔ میں نے حضرت حسینؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کو فرمایا۔ ہاں۔

۲۔ عن عائشۃ قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابنتہ فی شکواہ التی قبض فیھا فسارھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسارھا فضحکت قالت فسالتھا من ذالک قالت سارنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اھل بیتہ اتبعہ فضحکت (بخاری کتاب المناقب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی حضرت فاطمہ کو مرض الموت میں بلایا۔ اور اس سے آہستہ سے بات کی جس پر آپ رونے لگیں۔ پھر آپ نے ان کو بلایا اور آہستہ سے بات کی اس پر وہ ہنس پڑی حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ اس مرض میں فوت ہوجائیں گے۔ اس پر میں روئی پھر حضور نے مجھے بتایا کہ حضور کے اہل بیت سے سب سے پہلے میں آپ کے بعد فوت ہوں گی۔ تو میں ہنسی۔

۳۔ حدثنا ابوموسیٰ عن الحسن انہ سمع ابابکرۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن الی جنبہ ینظر الی الناس مرۃ والیہ مرۃ ویقول ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین (بخاری) کہ ابوموسیٰ نے حسن سے روایت کی انہوں نے ابا بکرہ سے یہ بات سنی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ اور آپ کے ایک پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے۔ حضور کبھی لوگوں کو دیکھتے اور کبھی حضرت حسنؓ کو اور فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

136

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتن کے متعلق پیشگوئیاں

(۱) عن ابی ھریرۃ قال بادروا بالاعمال فتناً کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافراً (مشکوٰۃ) حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فتنوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔ وہ تاریک رات کی مانند ہیں۔ آدمی صبح مومن ہونے کی حالت میں کریگا۔ اور شام کو کافر ہو جائیگا

(۲) قال انی اریٰ لفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطر (مشکوٰۃ) حضرت نے فرمایا کہ میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں اس طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرتی ہے۔

مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں

(۱) کیف تھلک اُمۃ انا فی اولھا ... والمسیح فی آخرھا (مشکوٰۃ) کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح

(۲) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (مشکوٰۃ) تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔

آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

۱- وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً (فرقان رکوع ۳) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائینگے۔ کہ اے میرے خدا میری اس قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا ہے

۳- یاتی علی الناس زمان من الاسلام الا اسمہ ولایبقیٰ من القرآن الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء منھم تخرج الفتن وفیھم تعود (مشکوٰۃ) کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن مجید کا محض نشان باقی رہ جائیگا۔ مساجد بظاہر آباد مگر ہدایت سے خالی ہونگی۔ علما کہلانے والے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے انہیں سے فتنے نکلیں گے۔ اور انہیں کی طرف لوٹیں گے ؞

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں

از آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے سی ایس آئی

دعا پر زور

انبیاء کی بعثت کی غرض نبی نوع انسان کو خدا تعالےٰ تک پہنچانا ہے۔ اس لحاظ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک سیرت اور تعلیم کا معمولی سا مطالعہ بھی اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے۔ کہ حضور کی بعثت سے یہ غرض بدرجۂ اتم پوری ہوئی آپ نے اول تمام وہ روکیں دور کیں۔ جو انسان اور اس کے خالق کے درمیان حائل ہو گئی تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی ہستی۔ توحید اور صفات کی صحیح تصویر انسانوں کے سامنے پیش کی جس سے وہ اپنے رب کو پوری طرح پہچان سکیں۔ تا کامل معرفت کے ساتھ کامل عشق اور محبت کا ولولہ انسانوں کے دلوں میں ابل پڑے۔ کہ یہی حقیقی ایمان ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں پاکیزہ خیالات اور جذبات نشوونما پاتے ہیں۔ اور نیک اور نافع اعمال صادر ہوتے ہیں۔ پھر انسان کو وہ راہیں سکھائیں جن پر چل کر وہ اپنے رب کی محبت کو حاصل کر سکتا ہے۔ کہ یہی آخری مقصد انسانی زندگی کا ہے۔ اس غرض کے حصول کے لئے سب سے مؤثر طریق جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ وہ دعا ہے۔ دوسرے انبیاء نے بھی بے شک اس طریق کو استعمال کیا۔ اور اس کی تعلیم دی ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں غیر مسلم اقوام میں دعا کا صحیح مفہوم قریبًا مفقود ہو چکا ہے۔ اور دعا صرف ایک رسم رہ گئی ہے۔ جس کے اندر کوئی زندگی بخش طاقت نہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان مذاہب میں اللہ تعالےٰ کی صفات کا صحیح علم اور ان کی معرفت مفقود ہو چکی ہے اور اس لئے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔

دعا کرنے کے طریق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بے شمار اور بہت بڑے احسانوں میں سے جو آپ نے بنی نوع انسانوں پر کئے۔ ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے ایسے ایسے طریق ہمیں دعا کے سکھائے ہیں۔ جو ایک طرف صفات الہٰی کی معرفت کی تکمیل کرتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک نہایت لطیف سلسلہ راز و نیاز کا بندے اور اس کے رب کے درمیان قائم کر دیتے ہیں۔ اور پھر اسے تازہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ مضمون خود نہایت لطیف اور نہایت وسیع ہے میں اس جگہ صرف اس کے ایک پہلو کے متعلق مختصر طور پر لکھنا چاہتا ہوں

ہر مقصد کے حصول کیلئے دعا کرنا چاہیئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم اور حضور کی ہدایات پر اگر پورا عمل کیا جائے۔ تو انسان کی زندگی کا ہر شعبہ اور اس کا ہر لحظہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت آجاتا ہے۔ اور انسان کامل اطمینان کی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حضور نے یہ حقیقت انسانوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی۔ کہ انسان کی زندگی اور اس کے تمام قویٰ اور طاقتیں اور دنیا کے تمام اسباب جن کا انسانی زندگی اور انسانی اعمال پر اثر پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا عطیہ ہیں۔ پھر انسان کے تمام اعمال کے نتائج اور دنیا کے عام اسباب کے اثرات اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کی رضا اور حکمت کے ماتحت ان کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر شعبۂ زندگی میں ہر مقصد کے حصول کیلئے اور ہر عمل سے صحیح اور مفید نتیجہ حاصل کرنے کیلئے اول اپنے مقاصد اور اعمال کو خدا کی رضا کے ماتحت کیا جائے۔ اور پھر اس سے استعانت کی جائے

دعاؤں کا پہلا درجہ نماز ہے

اسلامی دعاؤں میں سب سے پہلا درجہ نماز کا ہے۔ حضورؐ نے اپنے متعلق تو فرمایا ہے۔ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ایک مومن کی روحانی زندگی کے محض قیام کیلئے یہ کم سے کم روحانی خوراک ہے اس کے اوقات کا تقرر گویا اس طور پر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اپنے دربار میں طلب کیا ہے۔ اور ان اوقات پر ان کی حاضری دربار میں لازم کر دی ہے۔ انسان صبح سویرے اٹھے اور فجر کے دربار میں حاضر ہونے کی تیاری کر کے دربار میں حاضر ہو۔ پھر اپنے کاروبار میں لگ جائے۔ لیکن کچھ وقت گزر جانے پر اس کے اندر ایک بے قراری اور گھبراہٹ پیدا ہو جائیگی اور وہ ایک دوری محسوس کرنے لگ جائے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی شفقت نے اسے پھر بلایا۔ کہ وہ دوپہر کے دربار میں حاضر ہو۔ پھر اس کے بعد جلد جلد سہ پہر کے دربار میں۔ پھر شام کے دربار میں اور پھر اس آخری دربار میں جس کے بعد اس پر ایک عارضی موت وارد ہو جاتی ہے۔ لیکن اسے تسکین دی گئی ہے۔ کہ ان کے لئے جو خاص مقربین میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ رات کے آخری حصہ میں ایک خاص دربار منعقد ہوگا۔ وہ جن کا عشق انہیں ہر لحظہ بے قرار رکھتا ہے۔ اس دربار میں حاضر ہوں گے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد پھر دن کے دربار عام شروع ہو جائیں گے۔ ایک انسان جو دن بھر میں پانچ دفعہ الہٰی دربار میں حاضر ہو۔ اور خلوص نیت اور ولولۂ عشق کے ماتحت حاضر ہو۔ اس کے درمیانی اوقات اسی اخلاص اور ولولہ سے رنگین رہیں گے۔ اور اسے ہر ایسے امر سے اجتناب رہے گا جو اس کے اور اس کے خالق کے درمیان بُعد کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور ابھی ایک دربار میں حاضری کا اثر زائل نہ ہوا ہوگا۔ کہ اسے دوبارہ طلب کر لیا جائے گا ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وقت یادِ حبیب

پھر رات کے آخری پردہ آخری دربار سے واپس ہوتے ہی اپنی جان اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ نیند کے عرصہ میں بھی وہ نیم خوابی میں اپنے محبوب کو یاد کرتا رہتا ہے۔ اور آخری حصہ رات میں مقربین کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ گویا وہ رات کا عرصہ جو تاریکی اور اضطراب کا عرصہ ہوتا ہے۔ ایک قسم کی نیم موت اور نیم زندگی میں گزارتا ہے۔ اسی کیفیت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق یوں فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھ تو سو جاتی ہے۔ لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔ جس شخص کے دل میں محبت کی چنگاری سلگ چکی ہو۔ اسے مقررہ اوقات میں یادِ حبیب سے پورا اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کی کیفیت تو ایک دائمی گداز اور درد کو چاہتی ہے۔ اور وہ اپنے ہر فعل بلکہ سکون کو اپنی محبت کے اظہار اور اس کے ازدیاد کے لئے بہانہ سمجھتا ہے یہ وہی کیفیت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں اظہار فرمایا ہے۔ کہ میری نماز اور میری عبادتیں۔ میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں چنانچہ ہم حضور کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ کہ آپ نے انسانی زندگی کے ہر مرحلہ کو بلکہ ہر لحظہ کو ذکرِ الٰہی کی ایک تقریب بنا دیا ہے۔ تا حیاتِ انسانی اظہارِ عشقِ الٰہی کا ایک باہم دیپوستہ سلسلہ بن جائے۔ اور قلبِ انسانی اس سے دائمی سرور حاصل کرے۔

ہر موقعہ کے لئے دعا

آپ نے ہر موقعہ اور ہر تقریب کے لئے دعا سکھائی ہے۔ اور ہر دعا اپنے اندر معارف کا ایک سمندر رکھتی ہے۔ ایک طرف تو دعا ہے اور دوسری طرف کسی صفتِ الٰہی کی تفسیر اور کسی مقصدِ حیاتِ انسانی کی طرف راہنما۔ ان دعاؤں میں علم اور معرفت کا ایک خزانہ ہے۔ اور محبوبِ حقیقی کے ساتھ راز و نیاز کا ایک لطیف سلسلہ میں اس مضمون کی حدود کے اندر ان تمام دعاؤں میں سے چند ایک کا ذکر بھی نہیں کر سکتا۔ صرف دو تین دعاؤں کے بعض حصوں کا ذکر نمونہ کے طور پر کر دوں گا۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے والے اس مختصر ذکر سے ہی محسوس کر سکیں گے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان۔ اور اس کے مالک کے درمیان محبت کا سلسلہ مضبوط کرنے۔ اور اس رستہ پر انسان کی راہنمائی کرنے میں کس قدر احسانِ عظیم نسلِ انسانی پر کیا ہے۔

ان مواقع کا تو شمار بھی نہیں جن کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں سکھائی ہیں۔ میں چند ایک کا ذکر کرتا ہوں مثلاً صبح آنکھ کھلنے پر دعا کرے۔ کپڑا پہنے تو دعا کرے بیت الخلاء میں جاتے تو دعا کرے وہاں سے باہر آئے تو دعا کرے وضو کرے تو دعا کرے۔ مسجد کو جائے تو دعا کرے پھر نماز تو خود ہی دعا ہے۔ کسی سے ملے تو دعا کرے۔ جدا ہو تو دعا کرے سواری کرے تو دعا کرے۔ ہر کام کے شروع میں دعا کرے۔ کامیابی پر دعا کرے حتیٰ کہ ناکامی پر بھی دعا کرے۔ تکلیف میں دعا کرے۔ آرام میں ہو تو دعا کرے بیمار ہو تو دعا کرے۔ مشکل میں ہو تو دعا کرے۔ غصہ میں آئے تو دعا کرے مقابلہ پڑے تو دعا کرے۔ گھر سے نکلے تو دعا کرے۔ گھر میں آئے تو دعا کرے کھانا کھائے تو دعا کرے۔ کھانا ختم کرے تو دعا کرے۔ سفر پر جائے تو دعا کرے واپس آئے تو دعا کرے کسی کام کے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے دعا کرے۔ قرضہ میں ہو تو اس سے نکلنے کے لئے دعا کرے۔ بارش نہ ہو تو دعا کرے۔ بارش ہو رہی ہو تو دعا کرے۔ ہوا تیز چلے تو دعا کرے بجلی کڑکے تو دعا کرے۔ نکاح پر دعا کرے۔ اپنے لئے اپنی بیوی کے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے۔ بیوی کے پاس جائے تو دعا کرے۔ سوئے تو دعا کرے۔ نیند نہ آئے تو دعا کرے۔ نیند میں ڈر جائے تو دعا کرے غرض کوئی موقعہ اور مرحلہ زندگی کا ایسا نہیں۔ جس کے لئے حضور نے مناسب دعا نہ سکھلائی ہو۔ ان دعاؤں سے جہاں انسان کی اپنی معرفت بڑھتی ہے اور اللہ تعالےٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک دل کی کیفیات کا اندازہ کرنے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ جس دل کی کیفیت کو یہ دعائیں ظاہر کرتی ہیں۔ اس کے متعلق کوئی ایسا قیاس کرنا جو مخالفینِ اسلام حضور کی ذاتِ مبارک کے متعلق کرتے رہتے ہیں۔ صریح ظلم اور بدبختی ہے۔ اب میں نمونہ کے طور پر ان دعاؤں میں سے بعض کا مفہوم پیش کرتا ہوں۔

گھر سے نکلنے کے وقت کی دعا

گھر سے نکلنے کے وقت حضور کی دعا ہوا کرتی تھی۔ "میں اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے نکلتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ پر ہی توکل کرتا ہوں۔ وہی بدی پر غلبہ کی۔ اور نیکی کے حصول کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس امر سے کہ میں کسی غلطی میں پڑ جاؤں یا کوئی مجھے غلطی میں ڈال دے۔ اور اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں۔ یا مجھ پر کوئی ظلم کرے۔ اور اس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں۔ یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے"۔

مسجد کو جاتے وقت کی دعا

مسجد کو جاتے وقت حضور کی دعا ہوا کرتی تھی۔ "اے اللہ میرے دل میں نور ڈال دے۔ اور میری زبان میں نور ڈال دے۔ میرے کانوں میں نور ڈال دے۔ اور میری آنکھوں میں نور ڈال دے۔ میرے پیچھے نور کر دے۔ اور میرے آگے نور کر دے میرے اوپر نور کر دے۔ اور میرے نیچے نور کر دے۔ مجھے نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر زیادتیاں کیں۔ اور اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو میری کمزوریوں کو رفع کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی انہیں رفع نہیں کر سکتا۔ اور اعلےٰ اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی ایسی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ میں تیری فرمانبرداری کے لئے حاضر ہوں اور تمام بھلائیوں کی توفیق تجھ سے ہی ہے۔ اور بدی کا تیرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں تیرا ہی ہوں۔ اور تو ہی میرا مقصد ہے۔ بابرکت ہے تو اور بلند ہے تیرا درجہ۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اور تیری طرف لوٹتا ہوں۔

کسی کام کے متعلق فیصلہ کرنے کی دعا

کسی کام کا فیصلہ کرنے سے پہلے یہ فرماتے:۔

"اے اللہ بھلائی طلب کرتا ہوں میں تجھ سے۔ تیرے علم کے لحاظ سے۔ اور طاقت چاہتا ہوں۔ تجھ سے تیری طاقت کے لحاظ سے۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے فضلِ عظیم سے۔ کیونکہ تجھے قدرت حاصل ہے۔ اور مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ اور تو جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ اور تجھے ان باتوں کا علم ہے۔ جو ظاہر نہیں۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ بات میرے لئے بہتر ہے۔ دین اور دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو مجھے اس کی توفیق عطا فرما۔ اور اسے میرے لئے آسان کر دے۔ اور اس میں میرے لئے برکت ڈال۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ اس میں میرے لئے کوئی برائی ہے۔ تو اسے مجھ سے دور کر دے۔ اور مجھے اس سے دور کر دے۔ اور مجھے نیکی کی توفیق عطا فرما۔ جہاں بھی ہو۔ اور پھر مجھے اس پر راضی کر دے"۔ یہ حکایت بہت لذیذ ہے اور دل چاہتا ہے کہ اسے لمبا کیا جائے۔ لیکن مضمون کی نوعیت کے لحاظ سے مختصر کرتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اراضی برائے فروخت

ایک کنال زمین سفید جو کہ ریتی چھلہ کے مشرق کی طرف قریباً دو سو گز کے فاصلہ پر ہے۔ اور سردار مصباح الدین کی کوٹھی کے بالمقابل ہے۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہے۔ تو جلد میرے ساتھ تصفیہ کر لے۔ زمین ایک اعلےٰ موقعہ پر واقعہ ہے اور قادیان کے عین مرکز میں ہے۔ چوہدری عنایت اللہ ولد چوہدری عبداللہ پروپرائیٹر احمدیہ جنٹلمین شاپ قادیان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کمزور مردوں۔ غلط کاری کے مایوس مریضوں۔ عمر رسیدوں۔ دہات۔ جریان۔ کثرتِ احتلام سرعت کے پرانے بیماروں۔ قوت باہ کے شیداؤں کے لئے ایک اکسیر بے نظیر ہے۔ انسان کی پانی کی طرح پتلی اور بہتی ہوئی طاقتِ مردانہ کو اس طرح روک دیتی ہے جس طرح ایک تیز بہنے والے دریا کے پانی کو بند لگا کر روک دیا جاتا ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی اور گندہ خون کو صاف کر کے مردہ سے مردہ انسان کو ایک خوش رنگ نوجوان بنا کر گذری ہوئی جوانی۔ گئے ہوئے عالم شباب اور مٹی ہوئی خواہشات۔ ٹوٹی ہوئی امیدوں کا نقشہ مضبوط قلعہ کی طرح آپ کے سامنے لا کر کھڑا کر دے گی۔ بوڑھوں کے لئے جام حیات۔ بیمار جوانوں کی صحیح معنوں میں مددگار ہے ۵۰ گولی کی شیشی بغیر طلائے امرت عہ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲ امرت بوٹی کے ہمراہ طلائے امرت برقی اثر پیدا کرتا ہے

نوٹ:۔ دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ لکھیں۔ } مینجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ۔ پنجاب

نذیر سوئنگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ و نئی مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہے۔

محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ میں

صدر انجمن کی اراضی قابل فروخت ہے

محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قریباً ۲ ۱/۲ کنال اراضی قابل فروخت ہے۔ یہ زمین رہائش اور کاشت کے لحاظ سے بہت اچھی اور قیمتی ہے۔ ۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء کو صبح دس بجے یہ اراضی موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ نیلام ختم ہونے پر زر نیلام کا ۱/۴ حصہ فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ کی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جاوے گا۔

خواہشمند اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر موقعہ پر پہنچ جائیں۔

ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں کثرت سے تشہیر کر کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

نیز یہ اراضی غیر زراعت پیشہ اصحاب بھی خرید سکتے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عرق نور (رجسٹرڈ)

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار۔ یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ مکمل خوراک ۳ روپئے علاوہ محصول ڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

میری پیاری بہنو! میں آپکی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیں کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ معہ محصول ۲ روپے ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی مقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا ورہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط وکتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کردیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

مینیجر

تریاق حیران

دھات رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کرچکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعۃً ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپے (عگ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانہ کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جاویں گے۔ فوراً آرڈر دے کر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعائتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس روپیہ	پانچ روپیہ
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات روپیہ	تین روپیہ آٹھ آنہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار روپیہ	دو روپیہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ اول	دو روپیہ	ایک روپیہ
کلاہ پرزر پشاوری درجہ خاص واول	چھ روپیہ وپانچ روپیہ	تین روپیہ واڑھائی روپیہ
کلاہ پرزر پشاوری وکلاہ سادہ پشاوری فی درجن	اٹھارہ روپیہ ونو روپیہ	نو روپیہ وچار روپیہ آٹھ آنہ
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص واول فی درجن	بارہ روپیہ وچھ روپیہ	چھ روپیہ وتین روپیہ

ملنے کا پتہ

علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پگڑی پوسٹ بکس ۸ لودیانہ

ضرورت رشتہ

ایک شریف صالح جوان عمر ۳۲ سال برسر روزگار قادیان میں مستقل رہائش رکھنے اور سکونتی مکان والے دوست کو صرف اولاد کی غرض سے نکاح ثانی مطلوب ہے۔ لڑکی صورت وسیرت اور صحت واخلاق میں ذاتی طور پر پسندیدہ ہو۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں اہل علم ودین خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ جملہ خط وکتابت بصیغہ راز رکھی جائے گی۔ خاکسار:۔ محمد ابراہیم بقاپوری واعظ مقامی قادیان

مکمل باورچی خانہ

کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب ۲۰۰ صفحے کی ضخامت جس میں ۱۵ وضع کی روٹی ۲۰ وضع کے سالن ۱۲ وضع کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ۱۵ وضع کی ترکاریوں بیسیوں وضع کے اچار مربے چٹنیاں اور تقریباً ۳۰ وضع کے انگریزی کھانے اس کے علاوہ اکثر ایسے اطریفل چٹنیاں نمک سلیمانی امرت دھارا وغیرہ جن کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیماروں کے کھانے ہر مذہب کے لحاظ سے قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲؍)

مینیجر محشر خیال اردو بازار دہلی

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؎ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؎ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور ومعروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ وزراء پنجاب نے آج ہز ایکسی لینسی وائسرائے کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ آنریبل سر سکندر حیات خان نے ہز ایکسی لینسی کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے تقریر کی۔ جس میں ہز ایکسی لینسی کا خیر مقدم کیا گیا۔ تقریر کے دوران میں کہا۔ جو لوگ پنجاب میں شرارت کا بیج بو رہے ہیں وہ قانون کی تعزیر سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔ حکومت اس بات کا عزم بالجزم رکھتی ہے کہ صوبہ کے نیک نام پر کوئی دھبہ نہ آئے اور ہم رعایا کی خوشحالی کو ترقی دینے کی غرض سے برادرانہ صلح و محبت کے ہاتھ آگے بڑھانے میں مصروف ہیں ہز ایکسی لینسی نے جام صحت کی تجویز کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے کامل یقین ہے کہ پنجاب کی موجودہ حکومت سر سکندر حیات کی قابل اور سرگرم رہنمائی میں پنجاب کے بہترین مفاد کو ترقی دینے کی مسلسل کوشش کرے گی۔

رنگون ۲۵ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی ریاست ہائے شان کے راجہ کو رات کے وقت کسی نے محل کے باہر گولی سے ہلاک کر دیا حملہ آور بھاگ گیا۔

شنگھائی ۲۵ اکتوبر۔ آج ایک جاپانی طیارے نے بین الاقوامی علاقہ میں ایک برطانی چوکی پر مشین گن سے گولیاں برسائیں۔ ایک برطانی سپاہی کے سر اور سینے میں مہلک زخم آئے نواحی میں ۴ چینی ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے امید کی جاتی ہے کہ برطانی حکام اس حملہ کے خلاف پر زور پروٹسٹ کریں گے

الہ آباد ۲۵ اکتوبر۔ بہٹہ سٹیشن پر پنجاب ایکسپریس کے حادثہ فاجعہ کے متعلق جس میں ۱۱۹ اشخاص ہلاک اور ۱۸۰ مجروح ہوئے تھے اور جو ہندوستان میں حادثات ریلوے کی گذشتہ تاریخ میں کوئی نظیر نہیں رکھتا

آج الہ آباد ہائی کورٹ بلڈنگ میں جوڈیشل تحقیقات شروع ہو گی۔ گورنمنٹ ہند کی طرف سے سر جان تھام چیف جسٹس کو اس تحقیقات کے لئے سپیشل جج مقرر کیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ بندے ماترم گیت کے خلاف جو اظہار نفرت کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آج پنڈت جواہر لال نہرو نے ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی چند روز تک اس کے متعلق ایک اعلان کریں گے

امرتسر ۲۵ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۹ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے تک کپاس ۴ روپے ۵ آنے روئی ۱۱ روپے ۱۲ آنے سونا ۵۴ روپے ۱۰ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ مس جین بیٹن نے آسٹریلیا سے انگلینڈ تک پرواز کرنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے وہ ۱۹ اکتوبر کو پورٹ ڈارون سے ۶ بجے صبح اپنے ہوائی جہاز میں روانہ ہوئیں ۔

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاونٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاونٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلۃً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ (۲) دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی (۳) ٹیوب کو خراب نہیں کرتی (۴) ٹیوب میں جمتی نہیں (۵) روانگی سوین سے زیادہ ہے (۶) رنگت سوین کے برابر ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ کمیشن ۳۳ فیصدی ایم اے رحیم اینڈ برادرز قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہر شخص بغیر لائیسنس رکھ سکتا ہے

جرمنی پستول مانند اصلی

مانند اصلی

یہ پستول جسکی تصویر اوپر دکھائی گئی ہے بالکل اصل پستول کی مانند ہے یہ بخوبی کوٹ کی جیب میں رکھا جا سکتا ہے چور۔ ڈاکو اور خونخوار جانور مثلاً شیر وغیرہ اسکی شکل دیکھ کر ہی بھاگ جاتے ہیں اسکی آواز بھی اصلی پستول کی مانند ہے بوقت ضرورت حفاظت خود کیلئے نہایت اعلیٰ چیز ہے اسکے میگزین میں دس عدد کارتوس بھرے جا سکتے ہیں جو کہ یکے بعد دیگرے چلائے جا سکتے ہیں یعنی آٹومیٹک پستول ہے ہر ایک شخص رکھ سکتا ہے اسکے رکھنے کیلئے کسی قسم کے لائسنس کی ضرورت نہیں پڑتی رعایتی قیمت فی پستول معہ کارتوس فقط تین روپے پندرہ آنے (۳/۱۵/-) محصول ڈاک ۳/- علاوہ فالتو کارتوس ۵۰ اکیلے صرف ایک روپیہ (۱) ملنے کا پتہ:- مینیجر امریکن ٹریڈنگ ایجنسی نمبر ۳۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

منفعت بخش خبریں بہ اختصار

کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ آپ ایک بڑا فرسٹ کلاس کا کمرہ تین مسافروں کا کرایہ ادا کر کے ایک دو یا تین مسافروں کیلئے ریزرو کرا سکتے ہیں۔ اور اس کیلئے عام یکطرفہ ٹکٹ اور عام واپسی ٹکٹ بھی کام آسکتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ آپ اپنی کار کو گاڑی میں رعائتی شرحوں پر لے جا سکتے ہیں۔

کاروں کے لئے ایک ماہ کے واپسی ٹکٹ کا کرایہ ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ لیا جاتا ہے۔ اور چھ ماہ کے لئے واپسی ٹکٹ کا کرایہ ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا نصف لیا جاتا ہے۔

آپ ریلوے کی طرف سے پیش کردہ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ تیز رفتار اور آرام دہ سفر کیوں اختیار نہیں کرتے ؟

کیسٹورم

CASTORUM

مردانہ طاقت کی حیرت انگیز ایجاد (کیسٹورم) کستوری، عنبر، موتی کے بڑے اجزا سے تیار کی جاتی ہے۔ تمام نظام جسمانی کو بہت قوت دیتی ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔ ایسی امراض جو مردوں کو کثرت مباشرت یا کسی دیگر کام کرنے سے ہو جاتی ہیں۔ ان کو دو ہفتہ کے بعد ہی بفضل خدا رفع کر دیتی ہے۔ قیمت خوراک دو ہفتہ ۱۰/۸/۱ علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر الف احمد خان احمدی جالندھر کینٹ پنجاب

پائیوریا

کی مرض خطرناک ضرور ہے۔ مگر لا علاج نہیں۔ احمدیہ یونان فارمیسی کی جدید قسم کی ایجاد پر لسنے اور نئے پائی اوریا کی مرض کو رفع کرنے میں اکسیر کا کام کرتی ہے۔ سینکڑوں بندگان خدا اِس مرض سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ پائی اوریا کی بیماری محض دانتوں کے میلا رہنے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ معدہ کی خرابی اور قوت ہاضمہ کے نقائص سے یہ مرض لازمی طور پر ہو جاتی ہے۔ اس لئے احمدیہ یونان فارمیسی کی طرف سے معدہ اور قوت ہاضمہ کو درست کرنے کے لئے اور دانتوں کے میل کو کاٹنے کے لئے مسوڑوں کو مضبوط کرنے خون پیپ کے بند کرنے کے لئے۔ دوائے مقوی معدہ۔ پائرس لوشن ۱ عہ پائرس لوشن ۲ عہ شاہی سنون اکبر پائرس ٹوتھ پوڈر ینسول دہن۔ چھ قسم کی ادویات روانہ کی جاتی ہیں۔ جو ایک بیمار کی کامل صحت کے لئے کافی ہیں۔

نوٹ:۔ دو ماہ کے اندر اگر کوئی دوائی ختم ہو جائے۔ یا گر کر خراب ہو جائے تو فارمیسی کی طرف سے بلا قیمت روانہ ہو گی۔ مکمل بکس کی قیمت ۵/۱۰/۰

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ (پنجاب)

اے ضعف باہ و دیگر امراض مخصوصہ کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ اگر تم شرمندہ رہتے ہو۔ اگر زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہو تو ایک آنہ (۱) کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوالو اور اس کے مطالعہ سے تم پھر سے تندرست اور نوجوان بن سکو گے!

خط وکتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دہارا ۲۱۵ ع لاہور

المشتہر منیجر امرت دہارا او شدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی